© rasailojaraid.com

مولانا فضل الرحمٰن کلیم کاشمیریؒ

محمد رمضان یوسف سلفی

11 مئی 2001ء کی شام جماعت اہل حدیث کے جس عظیم المرتبت اور نامور عالم دین نے اس دنیا فانی کو خیر باد کہا اور فردوس کی راہ لی اسے لوگ فضل الرحمٰن کلیم کاشمیری کے نام سے پکارتے تھے۔ وہ جید عالم، بلند پایہ خطیب، عمدہ تحقیقی ذوق رکھنے والے محقق اور بہترین مصنف تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کے شب و روز اعلائے کلمۃ اللہ کی سربلندی کیلئے صرف کئے، درس و تدریس کی مسند کو بھی رونق بخشی، وعظ و تقریر کے ذریعے بھی دعوت دین کا فریضہ ادا کیا، تحریک پاکستان میں بھی سرگرم عمل رہے۔ قائداعظم محمد علی جناح کے ہمراہ انہوں نے تحریک آزادی میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اسی باعث وہ قائداعظم کے بے لوث ساتھی شمار کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے مولانا مرحوم کو بہت سے اوصاف و کمالات سے بہرہ مند کیا تھا۔ ان کی زندگی حرکت و عمل کا مجموعہ تھی۔ افسوس کہ دنیا اب ایسی نابغۂ روزگار ہستیوں سے خالی ہوتی جارہی ہے۔

مولانا کلیم 1912ء کو گوجرانوالہ کے نواحی گاؤں گوندلاں والہ میں پیدا ہوئے۔ اسی گاؤں کے ایک نامور عالم دین حافظ محمد گوندلویؒ تھے۔ ان کی علمی شہرت پاک و ہند کے اطراف و اکناف میں پھیلی ہوئی تھی۔ حضرت حافظ صاحب بہت بڑے مدرس تھے انہیں کتب حدیث اور دیگر فنون کی تدریس میں مکمل عبور حاصل تھا۔ اس رفیع المرتبہ عالم دین سے ہزاروں طلبہ علم نے فیض حاصل کیا اور پھر وہ مختلف بلد و امصار میں درس و تدریس اور وعظ و تقریر میں مصروف عمل ہوئے۔ گوندلاں کی ایک بڑی شہرت کا باعث تھے۔ آپ جب سن شعور کو پہنچے تو تعلیم کی طرف توجہ مبذول کی اور پرائمری تک سکول میں اپنے گاؤں گوندلاں والا ہی میں پڑھا، دینی تعلیم کے حصول کی خاطر جامعہ رحمانیہ دہلی کا رخ کیا اور وہاں کبار علماء کی خدمت میں رہ کر اکتساب علم کیا۔ مولانا موصوف نے حضرت حافظ محمد گوندلویؒ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ کے آگے زانوئے تلمذ طے کئے اور سند فراغت حاصل کی۔ تحصیل علم کے بعد وہ 1930 سے 1933 تک جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے یاد رہے کہ جامعہ محمدیہ 1921 میں مولانا اسماعیل سلفی مرحوم نے قائم کیا تھا۔ اس علمی دانش گاہ سے سینکڑوں علماء و طلبہ مستفید و مستفیض ہوئے اور انہوں نے علمی دنیا میں نام پیدا کیا۔ مولانا کاشمیری مرحوم نے شیخ القرآن مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی سے بھی علمی استفادہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ مولانا میرؒ کی موجودگی میں ان کی جامع مسجد اہلحدیث میں خطبہ جمعہ اور درس قرآن کہنے کا موقع ملا۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے جو ان کے حصے میں آئی۔ مولانا فضل الرحمٰن بہت اچھے خطیب تھے اپنے مافی الضمیر کا اظہار عمدہ پیرائے میں کرتے تھے۔ جن دنوں محترم علامہ ساجد میر صاحب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کے باوصف نائیجیریا میں قیام پذیر تھے۔ ان دنوں مولانا فضل الرحمٰن کلیم مسجد ابراہیمی تحصیل بازار سیالکوٹ سے منسلک رہے، اور آپ نے بطور عربی ٹیچر کے 22 سال تک اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ اور ایم سی ہائی اسکول حافظ آباد میں وطن کے نونہالوں کو عربی کی تعلیم دی۔

اس نابغہ روزگار انسان نے بھرپور زندگی گزار دی۔ سیاست کی پر خار وادی میں بھی اترے اور آبلہ پا ہوئے۔ انگریز کے وہ سخت مخالف اور تحریک پاکستان کے پرزور حامی تھے انہوں نے دامے، درمے، سخنے، قدمے اس تحریک میں حصہ لیا اور وعظ و تقریر سے لوگوں کو مسلم لیگ کی حمایت پر آمادہ کیا۔ وہ تحریک آزادی میں پیش پیش رہے اسی باعث انہیں تحریک پاکستان کے مخلص اور ممتاز رہنماؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ آپ 1940 سے 1952 تک مسلم لیگ ضلع حافظ آباد کے صدر رہے۔ اور اپنے علاقے میں بے پناہ کام کیا۔ انہیں قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ کام کرنے اور ان کے ہمراہ تحریک پاکستان کے متعدد سیاسی جلسوں میں تقاریر کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

مولانا نہایت نیک متین متدین متورع خلیق، ملنسار، اور بلند کردار انسان تھے۔ ان کی نیکی

© rasailojaraid.com